دوسری اور آخری قسط

حضرت مولانا قاضی اطہر مبارک پوری اور ”تدوین سیر ومغازی“

سید عزیز الرحمٰن

انداز تحریر: قاضی صاحب کی تحریر بڑی سادہ، بامحاورہ اور سلیس ہے، آپ خواہ عربی میں لکھیں یا اردو میں اس قدر رواں اسلوب میں لکھتے ہیں کہ پڑھنے والوں کو منشائے تحریر سمجھنے کے لئے کسی اضافی کاوش کی ضرورت نہیں پڑتی، وہ براہ راست مفہوم سے آشنا ہوتا چلا جاتا ہے، آپ کا قلم غیر ضروری بسط وتفصیل کا قائل نہیں، طویل کلام سے جس کی افادیت بہت محدود ہوتی ہے، وہ ہمیشہ محترز رہے، آپ الفاظ کا انبار جمع کرنے کے بجائے حقائق ومعارف کے موتی چننے کے قائل ہیں، اس لئے آپ کی تحریر میں نہ اغلاق ہے نہ ابہام، بات براہ راست کرتے ہیں اور اپنے مافی الضمیر کو قاری کے ذہن میں اتارتے چلے جاتے ہیں، اس بنا پر آپ کی تحریریں علمی شکوہ رکھنے کے باوجود نہایت سادہ زبان میں ہیں اور ہر شخص ان سے بہ سہولت استفادہ کرسکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ استاد عبدالقدوس الانصاری مدیر ”المنہل“ جدہ نے قاضی صاحب کی شہرہ آفاق کتاب ”العقد الثمین فی فتوح الهند ومن ورد فی الهند من الصحابة والتابعین“ کے مقدمے میں ان کے اسلوب کو سہل ممتنع قرار دیا ہے۔

آپ کے کام کی اہمیت: قاضی صاحب کے کام کی اہمیت متعدد جہت سے ہے، آپ کا کام ان موضوعات پر ہے، جن پر ہمارے ہاں اس سے قبل یا تو کام سرے سے نہیں ہوا تھا، یا ہوا تھا تو نہ ہونے کے برابر تھا، پھر آپ کا کام بنیادی طور پر تحقیقی ہے، اور اسلامی موضوعات پر صحیح معنی میں تحقیقی اسلوب میں خدمات سرانجام دینا واقعتاً کاری دارد ہے، اور جب مولانا قاضی اطہر مبارک پوری رحمہ اللہ علیہ کا کام معیار کے ساتھ ساتھ مقدار میں بھی وقیع نظر آتا ہے تو ان کی خدمات کا صحیح معنی میں اندازہ ہوتا ہے، یہ محض جمع وتدوین کا کام نہیں تھا، نہ اس نوعیت کا تالیفی کام تھا کہ کسی موضوع پر دستیاب اور موجود مواد کو کسی خاص نہج اور ترتیب سے پیش کر دیا جائے، آپ کو تو اپنے کام کے لئے خام مال بھی زیادہ تر خود ہی مہیا کرنا تھا، اس لئے آپ کی راہ کی مشکلات دو چند تھیں، آپ نے اپنے لئے جو راہ چنی تھی، اس میں آرام وراحت کا سوال ہی نہ تھا، اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص کرم تھا کہ آپ اس راہ سے مردانہ وار اور کامیابی کے ساتھ گزرنے میں کامیاب ہوگئے، اور آپ کی اسی محنت اور کام کا نتیجہ ہے کہ آج آپ کا نام علمی وتحقیقی دنیا میں خاص اعزاز کا مستحق اور خصوصی احترام سے لیا جاتا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ جب آپ کی کتابوں کی شہرت ہندوستان سے نکل کر عرب دنیا تک پہنچی تو اختلاف زبان نے جو دشواریاں پیدا کیں اہل علم نے انہیں دور کرنے کی کوششوں کا آغاز کر دیا، قاضی صاحب کی شاہکار کتابیں زیادہ تر اردو میں ہیں، لیکن یہ کتابیں

جن موضوعات پر مشتمل ہیں ان کا تعلق عالم اسلام سے ہے، اس لئے یہ کتابیں پورے عالم اسلام کا ورثہ ہیں، اسی لئے عالم اسلام کے کئی ایک علماء نے جو اردو زبان سے بھی واقف تھے، آپ کی کتابوں کا مطالعہ کیا تو انہوں نے ایسا محسوس کیا کہ ان کو اپنی متاع گم شدہ ہاتھ آ گئی۔ پھر انہوں نے پہلی فرصت میں ان کو اردو سے عربی زبان میں منتقل کرنے کی کوشش کی۔

مصر اسلامی علوم وفنون کا ہمیشہ ایک قابل اعتماد مرکز رہا، اور اب بھی ہے۔ اسی مصر کے ایک جلیل القدر عالم شیخ عبدالعزیز عزت نے جب قاضی صاحب کی بعض کتابوں کا مطالعہ کیا تو وہ اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے از خود قاضی صاحب کی دو کتابوں، ''ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں'' اور ''عرب و ہند عہد رسالت میں'' کو اردو سے عربی میں منتقل کیا اور بہت جلد طبع ہو کر مصر و حجاز میں عام ہو گئی اس طرح کی کئی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

مکمل فہرست کتب: آپ نے مختلف موضوعات پر جن میں تاریخ کو خاص اہمیت حاصل ہے، بہت سی کتب تحریر فرمائیں، جن کی مفصل اور مکمل فہرست ذیل میں پیش کی جا رہی ہے:

۱-عرب و ہند عہد رسالت میں: صفحات: ۲۰۰: ۱۹۶۵ء میں اس کا پہلا ایڈیشن ندوۃ المصنفین دہلی نے شائع کیا، اس کا عربی ترجمہ مصر کے مشہور عالم الدکتور عبدالعزیز عزت عبدالجلیل کے قلم سے ہوا، سندھ، پاکستان کی تنظیم فکر ونظر نے اس کا سندھی ترجمہ ۱۹۸۶ء میں شائع کیا، کراچی کے ایک ادارہ مکتبہ عارفین نے اس کا اردو ایڈیشن شائع کیا۔

۲-ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں، صفحات: ۳۴۰: اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۶۷ء میں ندوۃ المصنفین دہلی نے شائع کیا، اس کا دوسرا ایڈیشن مکتبہ عارفین کراچی نے شائع کیا، تنظیم فکر ونظر سندھ پاکستان نے اس کا ایک اور ایڈیشن شائع کیا، دکتور عبدالعزیز عزت عبدالجلیل نے اس کا عربی ترجمہ ''الحکومات العربیۃ فی الہند والسند'' کے نام سے کیا اور اس کو اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے عربی مجلے ''الدراسات الاسلامیہ'' نے قسط وار شائع کیا، پھر مکتبہ آل یداللہ بکریہ ریاض نے اس کو کتابی شکل میں شائع کیا۔

۳-اسلامی ہند کی عظمت رفتہ، صفحات: ۴۴۳: ندوۃ المصنفین دہلی سے ۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی۔

۴-خلافت راشدہ اور ہندوستان، صفحات: ۲۸۰: ندوۃ المصنفین دہلی نے اس کو شائع کیا، بعد میں تنظیم فکر ونظر سندھ پاکستان نے اس کا نیا ایڈیشن شائع کیا۔

-خلافت عباسیہ اور ہندوستان، صفحات: ۵۵۸: اس کا پہلا ایڈیشن دہلی سے ندوۃ المصنفین دہلی سے ۱۹۸۷ء میں شائع

ۂ نے اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا۔

ت: ۶۷۱: ندوۃ المصنفین دہلی نے اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۷۵ء میں دہلی سے شائع

کیا، پھر تنظیم فلر و سر

۷-دریار پورب میں علم اور علماء، صحا

پہلا بار ۱۹۷۹ء میں شائع ہوئی۔

۸-**تذکرہ علمائے مبارکپور، صفحات**:۱۹۲:اس کو دائرہ ملیہ مبارک پور نے ۱۹۷۴ء میں شائع کیا۔

۹-**مآثر و معارف، صفحات**:۲۷۱:یہ کتاب ندوۃ المصنفین دہلی سے شائع ہوئی۔

۱۰-**آثار و اخبار، صفحات**:۱۵۰:ندوۃ المصنفین دہلی نے اس کو ۱۹۸۵ء میں شائع کیا۔

۱۱-**تدوین سیر و مغازی، صفحات**:۳۲۰:یہ کتاب شیخ الہند اکیڈمی دار العلوم دیوبند سے ۱۹۸۰ء میں شائع ہوئی۔

۱۲-**خیر القرون کی درسگاہیں، صفحات**:۳۹۲: کتاب کا پورا نام خیر القرون کی درسگاہیں اور ان کا نظام تعلیم و تربیت ہے، اسے ۱۹۹۵ء میں شیخ الہند اکیڈمی، دیوبند نے شائع کیا۔

۱۳-**ائمہ اربعہ، صفحات**:۲۵۵:اس کا پہلا ایڈیشن مکتبہ تنظیم اہلسنت لاہور نے ۱۹۶۴ء میں شائع کیا تھا۔اس کو شیخ الہند اکیڈمی دیوبند نے ۱۹۸۹ء میں دوبارہ شائع کیا ہے۔

۱۴-**بنات اسلام کی علمی و دینی خدمات**: یہ کتاب بمبئی کے مشہور مکتبے "شرف الدین الکتبی واولادہ" سے شائع ہوئی تھی، پھر اس کو دائرہ ملیہ مبارکپور کی طرف سے بھی شائع کیا گیا۔

۱۵-**اسلامی نظام زندگی، صفحات**:۲۵۶:اس کو الحاج عبداللہ سمکری ابن حاجی احمد مکی نے رفاہ عام کے لئے ۱۹۹۰ء میں شائع کیا تھا۔

۱۶-**افادات حسن بصری، صفحات**:۵۶:یہ کتابچہ دائرہ ملیہ مبارک پور نے ۱۹۵۰ء میں شائع کیا تھا۔

۱۷-**مسلمان، صفحات**:۶۴:یہ کتابچہ جمعیۃ المسلمین جنجیرہ بمبئی سے ۱۹۵۳ء میں شائع ہوا۔

۱۸-**الصالحات، صفحات**:۶۴:یہ کتابچہ پہلی بار بمبئی سے ۱۹۴۹ء میں شائع ہوا، دوبارہ انصار ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر اکیڈمی نے ۱۹۶۷ء میں شائع کیا۔

۱۹-**تبلیغی و تعلیمی سرگرمیاں عہد سلف میں، صفحات**:۳۵:اس کو پہلی مرتبہ ۱۹۸۵ء میں مکتبۃ الحق جوگیشوری بمبئی نے شائع کیا تھا، دوبارہ شیخ الہند اکیڈمی دیوبند نے ۱۹۸۸ء میں شائع کیا۔

۲۰-**اسلامی شادی، صفحات**:۳۵: یہ کتابچہ ۱۹۸۵ء میں مکتبۃ الحق جوگیشوری بمبئی سے شائع ہوا تھا، اس کا دوسرا ایڈیشن شیخ الہند اکیڈمی دیوبند نے ۱۹۸۸ء میں شائع کیا۔

۲۱-**معارف القرآن، صفحات**:۱۵۰:یہ ایجنسی تاج کمپنی، بمبئی نے ۱۹۵۶ء میں شائع کی۔

۲۲-**طبقات الحجاج، صفحات**:۱۹۵:اسے انجمن خدام النبی بابو صدیق مسافر خانہ بمبئی نے ۱۹۵۸ء میں شائع کیا تھا۔

۲۳-**علی و حسین، صفحات**:۳۳۶: یہ کتاب ۱۹۶۰ء میں مکتبہ دائرہ ملیہ مبارک پور سے شائع ہوئی تھی، اب لاہور سے شائع ہو رہی ہے۔

۲۴-**حج کے بعد، صفحات**:۴۰:اس کتابچے کو انجمن خدام النبی بمبئی نے ۱۹۵۷ء میں شائع کیا تھا۔

۲۵- خواتین اسلام کی علمی و دینی خدمات: یہ کتاب پہلے بنات اسلام کی علمی و دینی خدمات کے نام سے شائع ہو چکی تھی، بعد میں کچھ حک و اضافے کے بعد اسے شیخ الہند اکیڈمی دیوبند نے شائع کیا۔

۲۶- قاعدہ بغدادی سے صحیح بخاری تک، صفحات: ۵۶: یہ قاضی صاحب کی مختصر خودنوشت ہے، پہلے اس کو دائرہ ملیہ مبارک پور نے شائع کیا تھا، بعد میں مکتبہ صوت القرآن دیوبند نے دوسرا ایڈیشن شائع کیا۔

۲۷- رجال السند والہند، صفحات: ۵۸۸: اسے پہلی بار محمد احمد میمن برادران بمبئی نے مطبع حجازیہ سے شائع کیا تھا، پھر اس کتاب میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا اور ۱۹۷۷ء میں دارالانصار قاہرہ (مصر) نے دو جلدوں میں شائع کیا، اب یہی ایڈیشن حجاز و مصر اور پاکستان سے دستیاب ہے۔

۲۸- العقد الثمین، قاضی ۳۳۵: کتاب کا پورا نام "العقد الثمین فی فتوح الهند ومن ورد فيها من الصحابة والتابعين" ہے، پہلی بار ۱۹۶۸ء میں مولوی محمد بن غلام رسول سورتی نے بمبئی سے شائع کیا تھا، دوسری بار یہی کتاب دارالانصار قاہرہ (مصر) سے ۲۳۱ صفحات میں شائع ہوئی۔

۲۹- الہند فی عہد العباسیین، صفحات: ۷۸: اس کو بھی دارالانصار قاہرہ نے ۱۹۷۹ء میں شائع کیا۔

۳۰- جواہر الاصول، صفحات: ۱۶۰: کتاب کا پورا نام جواہر الاصول فی علم حدیث الرسول ہے، اس کے مصنف ابوالفیض محمد بن محمد بن علی حنفی فارسی ہیں۔ اس مخطوطے کو قاضی صاحب نے تصحیح اور تحقیق کے بعد "شرف الدين الكتبي واولاده" بمبئی سے شائع کروایا، اس کا دوسرا ایڈیشن الدار السلفیہ بمبئی سے شائع ہوا۔ پھر اسے مکتبہ علمیہ مدینہ منورہ نے بھی شائع کیا۔

۳۱- تاریخ اسماء الثقات، صفحات: ۲۳۵: یہ کتاب ابن شاہین بغدادی کی تصنیف ہے، اس کا ایک مخطوطہ جامع مسجد بمبئی کے کتب خانے میں تھا، جس سے نقل لے کر قاضی صاحب نے "شرف الدين الكتبي وادلاده" بمبئی سے اس کو شائع کروایا، اس کی ابتدا میں قاضی صاحب نے ایک پر مغز مقدمہ لکھا ہے۔

۳۲- دیوان احمد: یہ قاضی صاحب کے نانا مولانا احمد حسین صاحب رسول پوری کی عربی نظموں کا مجموعہ ہے جس کو قاضی صاحب نے مدون کر کے ۱۹۵۸ء میں شائع کیا۔

۳۳- مسلمانوں کے ہر طبقے میں علم و علماء، صفحات: ۳۰۰: یہ کتاب قاضی کے بعد شائع ہوئی۔

۳۴- مئے طہور: قاضی صاحب کی نظموں اور غزلوں کا مجموعہ، جسے وہ تب کر کے اس پر مقدمہ لکھ چکے تھے، مگر پریس کو نہیں دے سکے۔

۳۵- سیرت رسول خود حضور کی زبانی: اس عنوان پر کام کر رہے تھے، جو نامکمل ہے۔

۳۶- منتخب التفاسیر: قاضی صاحب نے اس نام سے اپنے قیام لاہور کے دوران ایک تفسیر مر بکی، اور حوادثِ زمانہ کی نظر ہو گئی۔

۲۷-علماء اسلام کی خونیں داستانیں: یہ کتاب بھی آپ نے ابتدائی ایام میں مرتب کر کے دانش بکڈپو لاہور کو اشاعت کی غرض سے دی تھی، مگر یہ بھی تقسیم ملک کی نذر ہوگئی۔

قاضی صاحب اور تدوین سیر ومغازی: مولانا قاضی اطہر مبارک پوری رحمہ اللہ علیہ کی اہم اور معرکۃ الآرا کتاب ''تدوین سیر ومغازی'' ہے اور بلاخوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب اپنے موضوع پر اردو زبان کی پہلی کتاب ہے، کسی فن کی ایجاد ایک تدریجی عمل ہے، جب اس کی بنیاد پڑتی ہے تو کوئی شخص بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ کسی نئے فن کا آغاز ہو رہا ہے، اسی لئے تاریخ میں اس فن کے اجزاء الگ الگ سیکڑوں کتابوں میں بکھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی بھی فن کی ابتدائی کڑیوں کو تلاش کرنا، اور ان کو جوڑ کر اس کی تاریخ مرتب کرنا وقت طلب کام ہے، فن سیر ومغازی مسلمانوں کا ایجاد کردہ ایک خاص فن ہے اور اساطین امت نے اس فن کی بڑی خدمت کی ہے اسلامی تہذیب وتمدن کی کئی ایک بنیادیں اسی فن کی تفصیلات سے وابستہ ہیں، اس فن کا آغاز کب اور کیسے ہوا؟ پھر یہ فن باقاعدہ کب مرتب ہوا؟ اس دقیق ترین بحث کو قاضی صاحب نے اپنی اس کتاب تدوین سیر ومغازی کا موضوع بنایا ہے اور حق یہ ہے کہ اس کا سراغ لگانے میں بڑی حد تک کامیابی حاصل کی ہے، کتاب کے مطالعے سے مصنف کی جدوجہد، مشکلات اور ان کی وسعت نظری کا پتہ چلتا ہے، اسی بناء پر یہ کتاب قاضی صاحب کے شاہکاروں میں شمار کئے جانے کے لائق ہے۔ یہ کتاب شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند سے ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء میں اشاعت پذیر ہوئی، اس کی ضخامت: ۳۲۰ صفحات ہے۔

قاضی صاحب میں اس کتاب کے لکھنے کا داعیہ مشہور جرمن مستشرق پروفیسر جوزف بارویز کی کتاب پڑھ کر پیدا ہوا، یہ کتاب جرمن میں تھی، اس کا عربی ترجمہ حسین نصار نے "المغازی الاولیٰ ومؤلفوھا" کے نام سے کیا، عربی سے اس کتاب کو پروفیسر نثار احمد فاروقی نے اردو میں نقل کیا اور اس کا نام سیرت نبوی کی ابتدائی کتابیں اور ان کے مؤلفین رکھا، قاضی صاحب کے سامنے بارویز کی کتاب کا یہی اردو ترجمہ تھا۔ اس کتاب کے مطالعے کے بعد قاضی صاحب تدوین سیر ومغازی کی تالیف میں مشغول ہوگئے۔ اس کتاب کے مقدمے میں انہوں نے تصریح کی ہے کہ اس کی تحریر وتسوید میں آٹھ سال کی مدت صرف ہوئی، بعض موانع اور مشغولیات سے قطع نظر زیادہ وقت صرف ہونے کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ قاضی صاحب رواروی اور عجلت میں کام کرنے کے عادی نہ تھے، آپ اپنے موضوع کے اصول وفروع پر حاوی ہوئے بغیر قلم اٹھانا پسند نہیں فرماتے تھے، اور اصل ماخذ کو سامنے رکھنا نہایت ضروری خیال کرتے تھے۔

''تدوین سیر ومغازی'' پانچ ابواب میں منقسم ہے، جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

پہلے باب میں سب سے پہلے قاضی صاحب نے سیر ومغازی کا لغوی واصطلاحی مفہوم واضح کیا ہے، پھر اصحاب المغازی اور اصحاب الحدیث کا فرق بیان کیا ہے اور ان کے روایتی معیار کو متعین کیا ہے، اور مغازی کے خاص راویوں کا بسط وتفصیل سے تذکرہ کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ عرب دور جاہلیت ہی سے اپنے ایام ووقائع کا تذکرہ بطور مفاخرت کیا کرتے تھے، اسلام کی آمد کے بعد غزوات وسرایا کے ذکر نے اس کی جگہ لے لی اور ان غزوات وسرایا کا تذکرہ گھر گھر ہونے لگا، جس کے سبب اس فن نے خوب فروغ پایا۔

اس باب میں قاضی صاحب نے آں حضرت ﷺ کے تمام غزوات وسرایا کا اجمالی نقشہ بھی دیا ہے، جس میں ۲۷ غزوات

اور ۵۷ سرایا ہیں اور اس میں جدول بنا کر سریے کا نام، سنہ وقوع، تعداد شرکا اور اس کی مختصر کیفیت کو بیان کیا ہے۔

دوسرا باب ''سیر و مغازی کا تحریری سرمایہ'' ہے۔ اس میں قاضی صاحب نے سیر و مغازی کے دو تحریری سرمایوں کا ذکر کیا ہے، ۱- قرآن کریم، ۲- عہدِ نبوی کی یادگار تحریریں۔ ۱- قرآن کریم کی سورتوں کی طرف آپ نے اجمالی اشارہ فرمادیا ہے کہ کن کن غزوات کا ذکر کن کن سورتوں میں ہوا ہے۔ جب کہ یادگار تحریروں میں سے سولہ تحریروں کا ذکر کیا ہے جن میں سے بعض قدرے مفصل ہیں اور بعض مختصر ہیں۔

تیسرا باب ''تدوین سیر و مغازی کی ابتداء'' ہے۔ اس میں آپ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ پہلی صدی ہجری کے نصف آخر ہی یں عروہ بن الزبیر، ابان بن سعید بن العاص اور ابن شہاب زہری نے اپنی اپنی کتابوں کو مدون کردیا تھا مگر کچھ ناموافق حالات کی وجہ سے وہ زمانے کی دست برد سے محفوظ نہ رہ سکیں، مگر ان کے شاگردوں نے ھذہ مغازی رسول اللہ ﷺ یا من مغازی عروۃ بن الزبیر، یا عن ابان بن عثمان فی غزواتہ جیسے الفاظ ذکر کر کے جو تفصیلی واقعات بیان کئے ہیں، ان سے ثابت ہوتا ہے کہ ان حضرات نے اپنی اپنی کتابیں مدون کردی تھیں۔

باب چہارم مختلف شہروں کے علمائے سیر و مغازی اور مصنفین کے تعارف پر مشتمل ہے، اس باب میں کوفے کے نو مصنفین کے حالات ہیں، بصرے کے سات، واسط کے ایک مصنف کا تعارف ہے، بغداد کے دس علمائے سیر و مغازی اور ان کی تصنیفات کا بیان ہے، ان ستائیس علما کے علاوہ رے، مرو، بیہق، نیشاپور، صنعا، دمشق، شام، مصر اور اندلس کے علمائے کبار اور مغازی و سیر میں ان کی قیمتی تصانیف کا تعارف کرادیا گیا ہے، درحقیقت یہ باب پوری کتاب کی جان ہے۔

باب پنجم میں سیر کی فقہی تدوین کا ذکر ہے جس میں امام محمد بن حسن شیبانی کی مشہور کتابوں السیر الصغیر اور السیر الکبیر اور حسن بن زیاد لولوئی کی کتاب السیر، محمد بن عمر واقدی کی کتاب السیر کا تعارف ہے، ان کے علاوہ داود بن علی اصفہانی، عصام بن اسحاق جری، محمد بن سحنون تنوخی اندلسی وغیرہ رحمہم اللہ اور ان کی کتب سیرت کے بارے میں تفصیلات اس باب کا حصہ ہیں۔

اس طرح یہ کتاب فن سیر مغازی کے بارے میں ہمیں بنیادی، اہم اور ضروری معلومات فراہم کرتی ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ اس موضوع پر اب تک اس سے بہتر کتاب نہ صرف بلکہ اردو زبان میں موجود نہیں ہے بلکہ عربی میں بھی اس کی مثال موجود نہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا قاضی اطہر مبارک پوری رحمہ اللہ علیہ کی اس بلند پایہ تحقیق کو قبول فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں اس سے استفادہ کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے، آمین (۵)۔

حوالے

(۱) قاعدہ بغدادی سے صحیح بخاری تک، ص: ۲۳، ۲۴۔ (۲) ایضاً ص: ۲۱، ۲۲ (۳) قاعدہ بغدادی سے صحیح بخاری تک، قاضی اطہر مبارک پوری، ص: ۴۴، ۴۵۔
(۴) قاعدہ بغدادی سے صحیح بخاری تک، ص: ۵۱، ۵۲۔ (۵) مولانا اسیر ادروی کی زیر ادارت جامعہ اسلامیہ ریوڑی تالاب بنارس، انڈیا سے شائع ہونے والے سہ ماہی مجلے ترجمان الاسلام کی اکتوبر ۱۹۹۶ء تا مارچ ۱۹۹۷ء (شمارہ: ۲۸، ۲۹) کی اشاعت کو مورخ اسلام مولانا قاضی اطہر مبارک پوری نمبر کے طور پر پیش کیا گیا تھا، یہ مضمون اسی سے مستفاد ہے۔

☆......☆......☆